سوال

سوال بیان کرنے والی اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے کہ : بچپن میں اس کا ایکسینڈنٹ ہوا تو اس کے والدین نے ہر قیمتی چیز خرچ کے کے کئی برس تک علاج کرایا، اس کے بعد ایک مکان خرید کر اس کے نام رجسٹری کرادی، دن اسی طرح گزرتے رہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل و کرم سے اس کی شادی ہوگئی اس نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے اس کے بدلے میں والدین کے لیے ایک گھر خرید کر انہیں ہدیہ دے دیا، لیکن اسکا خاوند اس سوچ کے خلاف ہے، اور اس نے اصرار شروع کردیا کہ وہ یہ مکان اپنے نام ہی رکھے، تو بیوی نے ایسا ہی کیا جب شادی ہوگئی تو اس نے خاوند سے کہا : میں چاہتی ہوں کہ تم میرا مال اپنا مال سمجھو، اور کوئی ایسا کام تلاش کرو جس میں ہم اپنی جمع پونجی لگا کر تجارت کریں لیکن شرط یہ ہی کہ اس کام میں نہ تو حرام ہو اور نہ ہی کوئی نشہ آور اشیاء اور نہ ہی خنزیر کے گوشت کا کاروبار شامل ہو دن اسی طرح گزرتے رہے اور کچھ مدت بعد خاوند کہنے لگا کہ وہ پیزا ہوٹل کھولے گا اور کچھ رقم لے لی، لیکن اس نے میری نصیحت پر کوئی عمل نہ کیا اور حرام اشیاء کا لین دین کرنے لگا، اس طرح یہ کاروبار ناکام ہوگیا، اور جو رقم ہم نے اس کاروباب میں لگائی تھی وہ ساری خسارے میں چلی گئی اور راس المال کم ہونے لگا ہم نے اندرون شہر مکان خريد رکھا تھا جسے فروخت کر کے ہم نے اس ناکام کاروبار کو چلانے کی کوشش کی لیکن پھر بھی کامیاب نہ ہوسکے اور معاملہ یہاں تک جا پہنچا کہ ہم اپنے شرخوار بچے کے ساتھ ایک کمرہ میں رہنے لگے اس کے باوجود وہ مجھے ملامت کرتا ہوا کہتا ہے کہ : اس سارے عمل کا سبب میں ہی ہوں کیونکہ میں نے وعدہ پورا نہیں کیا، اور اسے لین دین کرنے میں مکمل کنٹرول نہیں دیا تھا، اور ایک بار آکر کہنا لگا : وہ ایک نیا کاروبار شروع کرنے لگا ہے، جس کے لیے مجھے ایک قصہ گھڑنے کا کہنے لگا اور اپنے والدین کو کہوں کہ وہ اسے قرض دیں، لیکن میں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا لیکن اس نے خود جا کر میرے والد سے کچھ رقم حاصل کرلی، اور اس کے بعد میرے ساتھ برا سلوک کرنے لگا کیونکہ میں نے اپنے والدین کے پاس جانے سے انکار کردیا تھا، پھر کچھ عرصہ بعد کہنے لگا : جو گھر تم نے اپنے والدین کو دیا ہے کیوں نہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ وہ اسے گروی رکھ دیں، تو میں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا، اس لیے اس نے مجھے طلاق دی دھمکی دی اور والدین کو بتانے پر اصرار کرنے لگا، لھذا میں نے مجبورا والدین سے بات کی تو والدہ اس پر راضی ہوگئیں لیکن والد صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کردیا بلکہ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر اس موضوع میں دوبارہ بات کی گئی تو وہ میری والدہ کو طلاق دے دیں گے، والد صاحب کہنے لگے کہ : میرا خاوند غیر ذمہ دار شخص ہے اور مال سے کھیلتا ہے، اور کسی بھی لحاظ سے اس پر بھروسہ اور اعتماد نہیں کیا جاسکتا اس کے ردفعل میں میرے خاوند نے میرے ساتھ اور بھی زیادہ برا سلوک کرنا شروع کردیا، اور اکثر مجھے طلاق کی دھمکی دے کر کہتا کہ وہ مجھے میرے بیٹے سے بھی محروم کردیگا، بلکہ اس نے میرے والد کو بھی اذیت دینے کی دھمکی دینا شروع کردی، اور کہنے لگا کہ بچہ اس طرح اچھی تربیت نہیں حاصل کرسکے گا، اس کے علاوہ اور کئی باتیں بھی کرتا رہا، کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ صرف باتیں ہی ہیں، اور جو وہ کہتا ہے کریگا نہیں، لیکن میں اپنے خاوند کو اچھی طرح جانتی ہوں؛ وہ کوئی بھی برا کام کرسکتا ہے اور میرے والد کو کسی بھی وقت کوئی تکلیف اور اذیت دے سکتا ہے، اس لیے آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں، آیا میں اپنے خاوند کے سامنے سر جھکا دوں اور اس کی بات مان کر اپنے والد پر دباؤ ڈال کر گھر کو گروی رکھ دوں (یہی آخری چیز ہے جس کے ہم مالک رہ گئے ہیں) تاکہ جتنی وہ رقم چاہتا ہے اسے دے سکوں ؟ یا پھر یہ بتائیں کہ اس کا مناسب حل کیا ہے ؟ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ مجھے اپنی خالص دعاؤں میں مت بھولیں

جواب

الحمد للہ

سوال کرنے والی نے سوال میں جو کچھ بیان کیا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا خاوند مال اور کاروبار کے لین دین میں اچھا تصرف نہیں کرسکتا، اور نہ ہی اسے اپنے ہاتھوں میں آئے ہوئے مال کا خیال رکھنے کا کوئی سلیقہ ہے

اس لیے اس طرح کے شخص کی بیوی کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو اپنا کوئی مال دے، اور نہ ہی اپنے والد کا مال لے کر دے، اور اس کی دھمکی کے سامنے بھی مت جھکے، اور اس سلسلہ

میں اس کی سچائی اوریقین کے متعلق بیوی کے تجربہ ہی کفیل ہیں کہ خاوند امانت ودیانت میں کیسا ہے، اوراس سے بھی بڑھ کر تو اس کا دین اورمال کے لین دین میں اپنے مالک و پروردگار کے احکام کی پابندی کرنا ہے

اس معاملے کا بہتر اوراچھا حل تو یہی ہے کہ خاوند کے ساتھ اچھا معاملہ کیا جائے اوراسے اللہ کے تقوی وپرہیزگاری کی تلقین ونصیحت کی جائے، اورآمدن کے لیے کوئی مشروع اورجائز طریقہ تلاش کرے جس میں دوسروں کے مال پر نظر نہ ہو بلکہ خودکمائی کرنے کا رجحان پایا جائے

کیونکہ بیوی اوربچے کے اخراجات ونفقہ اوررہائش کی ذمہ داری خاوند پر عائد ہوتی ہے، اوراس کے لیے اسے مشروع اورجائز کام کرنا چاہیے، اسے اللہ کی جانب سے یہی حکم ہے

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض خاونداپنی ذمہ داری کی قدر نہیں کرتے، اوران کا طمع ولالچ ایک حدتک قائم نہیں رہتا، جب بیوی کے پاس مال ہو تووہ اسے اورخرچ کرنے سے باز نہیں آتا، جوکہ برے اخلاق میں شامل ہوتا ہے اوردین کی کمزوری ہے

اس لیے بیوی کو نہیں چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں اس کا تعاون کرتے ہوئے اس کو ایسا کرنے کی ترغیب دے اورابھارے کیونکہ عورت کو ایک مستقل مالی ذمہ حاصل ہے، اس لیے عورت پر لازم نہیں کہ وہ اپنے مال میں خاوند کو کچھ رقم دے بلکہ عورت کوخود حق حاصل ہے کہ وہ مال کاروبار میں لگائے اور نفع حاصل کرے، اوراسے یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ اپنا مال جتنا چاہے والدین کو دے چاہے خاوند ایسا کرنے کی اجازت نہ بھی دے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

آپ کی نظر میں ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے جو اپنی بیوی کو زدکوب کرکے اس کا مال حاصل کرے اور بیوی کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" یہ شخص جو اپنی بیوی کو زدکوب کرکے اس کا مال لیتا اوراس سے برا سلوک کرتا ہے اللہ سجانہ وتعالی کا نافرمان ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران (بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقہ سے بودوباش اختیار کرو النساء (19).

اوردوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

اوران (عورتوں) کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جس طرح ان پر ہیں اچھے طریقہ سے البقرۃ (228).

کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح کا برا سلوک بھی کرے اورپھر خود اپنی بیوی سے اپنے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا مطالبہ رکھتا ہو، کیونکہ یہ تو ظلم وستم ہے جو درج ذیل فرمان باری تعالی میں شامل ہوتا ہے :

بڑی خرابی وہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے، کہ جب وہ لوگوں سے ناپ کرلیتے تو پورا لیتے ہیں اورجب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں المطففین (1-3).

چنانچہ ہر وہ انسان جو دوسروں سے اپنا حق پورا حاصل کرے اورپھر لوگوں کو ان کے پورے حقوق نہ دیتا ہو تووہ شخص مندرجہ بالا آیت کریمہ میں داخل ہوتا ہے

میں اس طرح اوراس کے علاوہ دوسرے لوگوں سے یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا تقوی اورڈر اختیار کریں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

"تم عورتوں کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا تقوی اورڈر اختیار کرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے ساتھ حاصل کیا ہے، اوراللہ کے کلمہ کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

اورمیں اس شخص اوراس جیسے دوسرے افراد سے یہ بھی کہتا ہوں کہ: سعادت مندی وخوشبختی کی زندگی اسی صورت میں بن سکتی ہے جب خاوند اور بیوی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ عدل واحسان کا معاملہ کرتے ہوں، اورایک دوسرے کی غلطی سے چشم پوشی کریں، اورایک دوسرے کی اچھائیوں کو مدنظر رکھتے ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کوئی مومن کسی مومنہ سے بغض نہیں رکھتا؛ اگر اس کے کسے اخلاق کو برا سمجھتا ہے تو اس کے دوسرے اخلاق سے راضی ہوجاتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

دیکھیں: فتاوی علماء بلد الحرام (487).

عزیز بہن: اس کے لیے ممکن ہے کہ آپ کسی نصیحت کرنے والے کی مدد حاصل کریں جو امانت ودین میں معروف ہوں اوراسے نصیحت کریں کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ضروری اورواجب ہے، اورلوگوں کے مال پر نظر نہیں رکھنی چاہیے، اوراس کے مناسب حال کے مطابق اسے کوئی کام تلاش کرنے میں معاون ثابت ہوں

اوراگر پھر بھی وہ اس سے باز نہیں آتا اوراپنی دھمکی پر قائم رہتا ہے تو پھر ہماری رائے کے مطابق تو یہی ہے کہ آپ اس کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہیں، اورباقی مانندہ اپنے مال میں اس کی کوئی بات نہ مانیں، کیونکہ اس جیسے افراد سے کوئی بعید نہیں کہ وہ باقی مانندہ مال بھی ضائع کرکے معاملہ نئے سرے سے شروع کردے

بلکہ جب آپ اورآپ کے والدین کا گھر بھی ضائع کردے تو پھر یقینی طور پر مشکلات اورزیادہ ہونگی، اوروہ آپ کے ساتھ کھلواڑ کرے گا اورتم سب پر اس کا اور بھی زیادہ کنٹرول ہو جائیگا

آپ اپنے پروردگار اورمالک سے مدد حاصل کرتے ہوئے صبر کریں، اوراسی کے سامنے التجا وگریہ زاری کریں، اوراپنے خاوند کی حالت کی اصلاح کے لیے اللہ سبحانہ وتعالی سے کثرت کے ساتھ دعا کیا کریں

اوریہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اوراس سے اعلی وبرتر ہے، اورسارے معاملات اسی اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہیں

ہم آپ کو وہی دعا کرنے کی نصیحت کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے:

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ "

اے اللہ میں غم وپریشانی اور عجز و کسل اور بخل و بزدلی اور قرضے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں

صحیح بخاری حدیث نمبر (6369) صحیح مسلم حدیث نمبر (2716).

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

126899